مریض کس طرح بیٹھ کر نماز ادا کرے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FSD-9064 تاریخ: 27-08-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جس شخص کو شریعت بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت دے، کیا اسے تشہد کے انداز میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا ضروری ہے یا کسی بھی انداز میں بیٹھ کر ادائیگی کر سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جس شخص کو شرعاً بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہو، اُس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کسی خاص طریقے کو اختیار کرنا ضروری نہیں، البتہ "بہتر انداز" کے اعتبار سے بیٹھنے کی تین صورتیں ہیں۔

(1) اگر تشہد والے انداز میں بیٹھنا چار زانو یا کسی دوسرے انداز میں بیٹھنے سے آسان محسوس ہو، تو پھر تشہد والی ہیئت پر بیٹھنا بہتر ہے۔

(2) اگر ہیئتِ تشہد کے علاوہ بیٹھنے میں اُتنی ہی آزمائش ہو، جتنی ہیئتِ تشہد میں ہوتی ہے، یعنی دونوں میں مساوی تکلیف ہو، تو اِس صورت میں بھی تشہد والی ہیئت اختیار کرنا بہتر ہے۔

(3) اگر تشہد والی ہیئت میں بیٹھنا دوسرے طریقے پر بیٹھنے سے زیادہ تکلیف دَہ ہو، تو پھر جو طریقہ آسان لگے، وہی اختیار کرنا بہتر ہے۔

اِن تینوں صورتوں کو صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1367ھ /

1947ء) نے یوں لکھا: ”بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں، بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے۔ ہاں دو زانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو، تو دو زانو بہتر ہے، ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔“

(بہار شریعت، جلد01، حصہ04، صفحہ720، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عذر کے سبب چار زانو بیٹھنے کے متعلق ”صحیح البخاری“ میں ہے: ”عن عبد اللہ بن عبد اللہ أنه کان یری عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما یتربع فی الصلاۃ إذا جلس، ففعلته وأنا یومئذ حدیث السن، فنهانی عبد اللہ بن عمر، وقال: إنما سنة الصلاۃ أن تنصب رجلك الیمنی، وتثنی الیسری، فقلت: إنك تفعل ذلك؟ فقال: إن رجلی لا تحملانی“ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے۔ اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہما کو دیکھا کہ جب وہ نماز میں بیٹھے تو چار زانو بیٹھے۔ (راوی کہتے ہیں) میں چونکہ نو عمر تھا، لہذا میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ مجھے عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے منع کر دیا اور فرمایا کہ نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بایاں پاؤں پھیلا دو۔ میں نے عرض کیا: پھر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھاتے۔ **(صحیح البخاری، جلد01، باب سنۃ الجلوس فی التشهد، صفحہ165، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)**

یونہی نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے متعلق حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا بتاتی ہیں: ”أن النبی صلی اللہ علیه وسلم صلی متربعا“ ترجمہ: نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چار زانو بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔ **(صحیح ابن حبان، جلد06، صفحہ329، مطبوعہ بیروت)**

اِس عمل مبارک کی حکمت بیان کرتے ہوئے ”حَلْبَۃ المُجَلِّی“ میں ہے: ”انه کان لعذر او تعلیماً للجواز“ ترجمہ: نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ عمل مبارک کسی عذر کے سبب یا امت کو جواز کی تعلیم دینے کے لیے تھا۔

(حَلْبَۃ المُجَلِّی شرح مُنْیَۃ المُصلی، جلد02، صفحہ253، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

یاد رکھیے کہ مریض کے بیٹھنے کی کیفیت کے متعلق امام اعظم رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی اپنے دو

شاگردوں سے دو مختلف روایات مروی ہیں۔ روایتِ امام زفر رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے مطابق مریض کو حکم ہے کہ تشہد کی طرح بیٹھے، کیونکہ نماز میں "جُلوس" یعنی بیٹھنا معہود طریقے پر ہی ہونا چاہیے، جبکہ روایتِ امام محمد رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے مطابق مریض کو جس طرح آسانی ہو، اُسی طرح بیٹھے، کیونکہ جب مرض نے اُس سے رکن (قیام) کو ساقط کر دیا، تو ہیئت بدرجہ اَولیٰ ساقط ہو جائے گی، یعنی جب اُس پر قیام ہی لازم نہیں، تو پھر بیٹھنے میں کیفیات کی پابندیاں کیونکر لازم رہیں گی!

اِس تفصیل کو شمس الدین علامہ ابنِ امیر الحاج حنفی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (وِصال:879ھ/1474ء) یوں لکھتے ہیں: "المریض یقعد فی الصلاۃ من اولھا الی آخرھا کما یقعد فی التشھد وعلیہ الفتویٰ کذا عن الفقیه أبي اللیث، وھو قول زفر، وروایة عن أبي حنیفة؛ لأن ھذہ جلسة في الصلاۃ فتعتبر بجلسة الصحیح وروی محمد عن أبي حنیفة أنه یجلس کیف شاء من غیر کراھة إن شاء محتبیاً، وإن شاء متربعاً، وإن شاء علی رکبتیه کما في التشھد وذکر في التحفة والمفید أنه الصحیح؛ لأن عذر المریض یسقط عنه الأرکان، فلأن یسقط عنه الھیئات أولی" ترجمہ: مریض نماز میں شروع سے آخر تک تشہد کے انداز پر بیٹھے۔ اِسی پر فتوی ہے، یونہی فقیہ ابو اللیث ثمر قندی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ سے منقول ہے۔ یہی امام زفر رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کا قول اور امام اعظم رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ سے مروی ایک روایت ہے، کیونکہ یہ نماز کا جلسہ ہے، لہذا جلسہ کے صحیح طریقے کا ہی اعتبار کیا جائے گا۔ امام محمد رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ امام اعظم رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ سے روایت کرتے ہیں: مریض جیسے چاہے بیٹھ سکتا ہے، اِس میں کوئی کراہت نہیں۔ اگر چاہے تو گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھ جائے یا چار زانو بیٹھے اور اگر چاہے تو تشہد کے انداز پر ہی بیٹھ جائے۔ "تحفة" اور "المفید" میں ذکر کیا گیا کہ یہ قول صحیح ہے، کیونکہ جب مرض نے مریض سے ارکان کو ساقط کر دیا، تو بیٹھنے کی ہیئت بدرجہ اولیٰ ساقط ہو گی۔

(حَلْبَةُ المُجَلّی شرح مُنْیَةِ المُصلی، جلد02، صفحہ34، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

دونوں اقوال میں تطبیق وتوفیق دیتے ہوئے علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (وِصال:1252ھ/1836ء) نے لکھا: "أقول: ینبغي أن یقال إن کان جلوسه کما یجلس للتشھد أیسر علیه

من غيره أو مساويا لغيره كان أولى وإلا اختار الأيسر في جميع الحالات، ولعل ذلك محمل القولين "ترجمہ: میں کہتا ہوں: یوں کہا جانا بہتر ہے کہ اگر مریض کو تشہد والے انداز میں بیٹھنا کسی دوسری ہیئت میں بیٹھنے سے آسان لگے یا دوسری ہیئت کے برابر آزمائش ہو، تو پھر ہیئتِ تشہد میں بیٹھنا ہی اَولیٰ ہے، ورنہ ساری نماز میں جو آسان ترین ہیئت محسوس ہو، اُسے ہی اختیار کرلے۔ شاید یہ دونوں طرح کے اقوال کا بہترین محمل ہے۔

(ردالمحتار مع درمختار، جلد04، باب صلاۃ المریض، صفحہ533، مطبوعہ دار الثقافۃ والتراث، دمشق)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

21صفر المظفر 1446ھ/27اگست 2024

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے